روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 172 | منگل 13 ربیع الاول۔ 1417ھ 30 وفا 1375ھش 30 جولائی 1996ء

جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کرنا چاہئے

میں نے غور کیا ہے (کلام الٰہی) میں کئی ہزار حکم ہیں۔ ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کرلی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کرکے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال اور انعامات کا حسین تذکرہ

ایک سال میں 16 لاکھ افراد احمدیت میں داخل ہوئے

152 ممالک میں احمدیت کا قیام' 2201 نئی جماعتوں کا قیام' 117 نئی بیوت الذکر کی تعمیر اور 1050 بنی بنائی بیوت مل گئیں' البانیہ میں احمدیت کی شاندار ترقی' مراکز دعوت الی اللہ 560' مرکزی مربیان 891' فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں 7 لاکھ سے زائد بیعتیں' سینیگال میں 28 اراکین پارلیمنٹ احمدی ہیں سیرالیون میں 2 لاکھ 60 ہزار اور غانا میں دو لاکھ 26 ہزار بیعتیں' یوسف عدوسی صاحب کا تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز 27 جولائی 1996ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور ایمان افروز خطاب کا خلاصہ قسط اول

لندن: 27۔ جولائی 1996ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اعلان فرمایا ہے کہ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں 16 لاکھ افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ حضرت صاحب نے یہ انکشاف اسلام آباد ٹلفورڈ' برطانیہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز کے روح پرور اور وجد آفریں خطاب کے دوران فرمایا۔ حضرت صاحب کا یہ خطاب پاکستانی وقت کے مطابق رات قریباً نو بجنے میں دس منٹ پر شروع ہوا اور بارہ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے یہ خطاب ساڑھے تین گھنٹے سے زائد عرصے تک جاری رہا۔

حضرت صاحب نے اس خطاب میں جو وقتاً فوقتاً روحوں کو گرما دینے والے دینی نعروں سے گونجتا رہا۔ ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے افضال و انعامات کا ذکر فرمایا۔

نئے ممالک میں جماعت احمدیہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج خدا تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ دنیا کے 152 ممالک میں قائم ہے رواں سال میں جن چار نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ ایل سلواڈور' کرغیزستان' سلووینیا' اور بوسنیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ بوسنیا سے باہر جو بوسنین مقیم تھے ان میں سے تو ہزاروں کی تعداد میں احمدی ہو چکے ہیں لیکن ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک جنگ جاری ہے ہم ستم رسیدہ لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ چنانچہ جب تک بوسنیا کے لوگ خود آزادی کے ساتھ اپنے ملک پر حکومت کرنے کے قابل نہ ہوگئے ہم نے خدمت خلق کے نام پر کسی بوسنین کو بوسنیا میں احمدی نہیں کیا۔ اب پچھلے سال جرمنی کی جماعت نے اجازت لے کر ایک وفد ترتیب دیا اور بوسنیا جاکر دعوت الی اللہ کی۔ چنانچہ اس سال بوسنیا کی سرزمین پر جماعت احمدیہ قائم ہوگئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں پر اب جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی شروع ہوگئی ہے۔ مقامی پولیس کے ذریعے بھی مظالم کئے گئے۔ لیکن نو احمدی بوسنین خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ثابت قدم رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا امریکہ کے ذریعے TRU طرونامی ملک میں جماعت قائم ہوئی ہے۔

نئی جماعتوں کا قیام

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سال 2201 نئی جماعتیں قائم ہوئیں جبکہ ان میں سے 1842 جگہوں پر جماعتی نظام اور تنظیمیں مستحکم طور پر قائم ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اپریل 1984ء سے اب تک (دور نقل مکانی میں) پاکستان کے علاوہ 7 ہزار 4 سو 59 نئی جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام کے بارے میں ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک جگہ پر ایک مربی سلسلہ کی کار خراب ہوگئی تو ان کو مجبوراً رات ایک گاؤں میں گزارنا پڑی۔ وہاں اڑھائی گھنٹے دعوت الی اللہ کا موقع ملا اور سارا گاؤں بمعہ بنی بنائی بیت الذکر کے احمدی ہوگیا۔

سیرالیون میں کسی دشمن کی مخبری پر فوج احمدی مربیان کو پکڑ کر لے گئی کہ ان پر باغی ہونے کا شبہ تھا۔ وہاں انہوں نے اپنا تعارف کروایا۔ جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا تو فوجی کمانڈر اپنے 32 ساتھیوں سمیت احمدی ہوگیا۔

گنی بساؤ میں ایک کمشنر نے اعلان کیا کہ وہ اپنے علاقے میں کسی کو احمدی نہیں ہونے دے گا۔ اس کی تبدیلی ہوگئی۔ نئی جگہ جاکر گورنر نے اس کو احمدیت کی مخالفت پر شدید ڈانٹا۔ اب وہ دوست کمشنر بن گئے ہیں۔ اس ملک سے ہی اس دفعہ ایک مرکزی وزیر اور ان کے نائب آج کے جلسہ سالانہ میں موجود ہیں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ گنی بساؤ کے ایک رکن پارلیمنٹ نے جو احمدیت کے بارے میں صحیح معلومات نہ رکھتے تھے کسی کے کہنے میں آکر پارلیمنٹ میں مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو ملک سے نکال دیا جائے۔ اس پر ایک رکن نے جواباً اس قرارداد کی سخت مخالفت کی اور ساری پارلیمنٹ نے یہ قرار مسترد کردی۔ باہر آکر اس مخالف رکن نے احمدیت کے بارے میں پوچھا اور صحیح معلومات ملنے پر خود بھی احمدی ہوگئے۔

نئی بیوت الذکر

حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان میں ہماری بیوت کو تباہ و برباد کیا جاتا ہے اس کے بدلے اللہ ہمیں دنیا بھر میں نئی بیوت عطا فرما رہا ہے۔ اس سال 117 نئی بیوت الذکر کی تعمیر ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نو مبایعین کے ذریعے 1050 بیوت مزید عطا فرمائیں۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا جب سے میں پاکستان سے آیا ہوں اس وقت سے 4130 نئی بیوت بنی ہیں اور 3427 بنی بنائی بیوت ملی ہیں۔

نئے مشن ہاؤسز

حضرت صاحب نے دعوت الی اللہ کے نئے مراکز کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب افریقہ میں 231 مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ جب میں پاکستان سے آیا تھا اس وقت ان کی تعداد صرف 103 تھی۔ یورپ میں نئے مراکز کے ذکر پر فرمایا۔ البانیہ میں دو جگہ زمین حاصل کرلی گئی ہے۔ بوسنیا میں دو جگہ مرکز بنانے کی جگہ مل چکی ہے۔

البانیہ میں احمدیت کا قیام

حضرت صاحب نے فرمایا پہلے 1922 میں البانیہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد وہاں پر جب کمیونزم کا دور آیا تو رابطے کٹ گئے۔ اب دوبارہ کوشش ہوئی تو ان پرانے احمدیوں کو بھی ڈھونڈ نکالا گیا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کے وقت کی ایک پرانی تصویر دکھائی جس میں چند احمدیوں کے ساتھ ایک نوعمر لڑکا بھی ہے۔ ان میں جو بڑی عمر کے احمدی تھے وہ اب بھی بقید حیات ہیں ان کی عمر 95 سال ہے۔ حضرت صاحب نے ان کو مائیک پر بلایا۔ ان کا نام عثمان کلایا ہے۔ وہ کمزوری کے باعث سہارے سے تشریف لائے اور بڑے جوش و خروش سے مختصر تقریر کی۔ ان کے بعد تصویر میں موجود جو نوعمر لڑکے تھے وہ تشریف لائے ان کا نام ڈاکٹر بہرام پریزا ہے۔ ان کے بعد ایک امام بیت الذکر نے بھی تقریر کی جو بوڑھے بزرگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے بہت شکرگزار ہیں کہ انہوں نے دین حق کے پیروکاروں کو ایک بار پھر اکٹھا کر دیا ہے۔ تاہم انہوں نے بار بار کہا کہ اگرچہ یہ پیغام ہمیں پہلے مل جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر وفد کے دیگر اراکین کا بھی تعارف کروایا گیا۔ ایک صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ جس شہر میں رہتے ہیں اس کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- وفا 1375 ہش | 30 - جولائی 1996ء

چندے- استعداد- نیت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نیت کے متعلق بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خرچ تو ہم نے کرنے ہی کرنے ہیں جس نے دس روپیہ چندہ دینے کی توفیق پائی ہے اپنی توفیق کے مطابق وہ دس ہی دے سکتا ہے۔ جس نے لاکھ یا کروڑ کی پائی ہے اس نے بھی توفیق کے مطابق ایسا کیا۔ مگر نہ دس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پا گیا۔ نہ کروڑ کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پا گیا۔ خدا کے ہاں ہندسے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آخری نیت ہے جس کی طرف خدا کی نظر ہوتی ہے۔ غربت اور امارت کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ ہر پیش کرنے والا برابر ایک صف میں کھڑا ہو جاتا ہے"

حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہم سب کو دو باتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے ایک تو یہ کہ جماعت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہم لوگوں نے ہی چندہ دینا ہے۔ ہماری جماعت ہے تو ہم ہی چندہ دیں گے۔ ہمارے علاوہ اور کوئی کیوں دے۔ گویا کہ یہ بات ہماری ذمہ داری ٹھہری کہ ہم نے جماعت کے اخراجات پورے کرنے کے لئے چندہ دینا ہے۔ یہی کچھ گزشتہ سو سال سے ہوتا آیا ہے اور یہی کچھ ہوتا چلا جائے گا۔ اور منطقی بات بھی یہی ہے کہ ہم ہی تو اپنی جماعت کے ذمہ دار ہیں۔ ہم ہی کو اس کی ضروریات پوری کرنا ہے۔ اور دوسری یہ بات کہ سوال یہ نہیں پیدا ہوتا کہ کتنا دیا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہماری نیت کیا ہونی چاہیے اور جو کچھ ہم دیں وہ ہماری نیت کے مطابق ہو۔ نیت کا مطلب صرف ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ نیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو استطاعت عطا فرمائی ہے۔ اس کے مطابق ہم اس بات کا فیصلہ کریں کہ ہم کیا دیں۔ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ ہم سب کی ایک جیسی استعداد نہیں۔ کوئی کم دے سکتا ہے اور کوئی زیادہ۔ لیکن نہ کم دینے والے کو افسوس ہونا چاہئے کہ وہ زیادہ نہیں دے سکا اور نہ زیادہ دینے والے کو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ اس نے دوسروں سے زیادہ دیا ہے۔ ہماری استطاعت اور ہماری نیت اور ان کے مطابق ہماری ادائیگی وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہوتی ہیں۔ وہ رقم نہیں دیکھتا۔ کہ تھوڑی ہے یا زیادہ ہے۔ غریب نے دی ہے یا امیر نے دی ہے۔ جب نیت کی بات آجاتی ہے تو غربت اور امارت کا فرق مٹ جاتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ غریب بہرحال جو رقم دے گا۔ وہ اس سے کم ہو گی جو امیر دے گا۔ لیکن اس بات کا بھی تو امکان ہے کہ غریب نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق اپنی نیت کو درست کرتے ہوئے چندہ دیا ہو جبکہ امیر نے اپنی امارت سے کسی حد تک کم دیا ہو۔ اب اگر ان دونوں کی طرف دیکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ نیت کے لحاظ سے غریب آگے بڑھ گیا اور امیر پیچھے رہ گیا۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی استطاعت کو پہچانیں۔ اپنی نیت کا زاویہ درست رکھیں اور اس کے مطابق جو کچھ بھی دے سکتے ہیں وہ دیں۔ یہ بات کہ جماعت کی ضروریات کیا ہیں ایسی ہے کہ امام وقت ہی اس کا تعین کر سکتے ہیں۔ وہ اس کا تعین کرتے ہیں اور معاملہ جماعت کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جماعت کا فرض ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنی نیت کو درست رکھتے ہوئے ادائیگی کرے۔ غریب یہ نہ دیکھے کہ امیر نے بہت دیا ہے میرے دینے سے کیا بنے گا اور اس طرح وہ دینے والوں کی صف میں سے ہی نکل جائے گا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی رقم اور ہر بڑی سے بڑی رقم ایک ہی صف میں آجاتی ہے۔ اگر دونوں کی نیت صاف ہو۔ اگر دونوں اپنی استطاعت کے مطابق ادائیگی کر رہے ہوں۔

پس چونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں غربت اور امارت کی تفریق مٹ جاتی ہے اور وہی جانتا ہے کہ کسی نے کیا نیکی کی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے متعلق سوچتے رہنا چاہئے کہ کیا ہم اپنی استطاعت کے مطابق جماعت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چندہ ادا کر رہے ہیں یا یوں جو کچھ ہمارے دل میں آیا ہم نے دے دیا۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق اپنی نیت کے زاویوں کو سیدھا رکھیں۔ اپنی استعداد کے مطابق ادا کریں بلکہ ہم یہ بھی کہیں گے کہ اپنی استعداد کو بڑھاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کھجیار

سنہ 1920ء

کھجیار ڈلہوزی سے چند میل کے فاصلہ پر ریاست چنبہ میں ایک نہایت ہی پر فضا میدان کا نام ہے جس کے چاروں طرف پہاڑ ہے اور اس پر دیودار کے درخت آسماں سے باتیں کر رہے ہیں۔ میدان کے بیچ میں ایک چھوٹی سی جھیل بنی ہوئی ہے جس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ تیرتا پھر رہا ہے۔ میدان کے کنارے پر دو تین ڈاک بنگلے مسافروں کے قیام کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ ایک مندر اور ایک دوکان بھی ہے۔ کھجیار کا منظر اتنا دلفریب خوشنما اور دل لبھانے والا ہے کہ اس کی تصویر قلم سے نہیں کھینچی جا سکتی انسان دیکھ کر ہی اس کا پورا لطف اٹھا سکتا ہے۔ اسی قدرتی منظر سے متاثر ہو کر یہ نظم لکھی گئی ہے۔ نظم کا چوتھا شعر ایک دلچسپ قصہ سے متعلق ہے جو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ میں ایک جوگی کھجیار میں آکر جھیل کے کنارے بیٹھا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ جھیل کتنی گہری ہے؟ اس نے رسی بٹ بٹ کر پانی میں ڈالنی شروع کی۔ بارہ برس تک وہ رسی بٹ بٹ کر جھیل میں ڈالتا رہا مگر اس کی تھاہ نہ ملی۔ آخر جوگی نے یہ کہکر "واہ بے انت" جھیل میں چھلانگ لگائی اور اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

بس گیا دل میں مرے ماہ لقائے کھجیار
سامنے پھرتی ہے آنکھوں کے فضائے کھجیار

وادئی عشق کے افسردہ دلوں سے کہہ دو
روح پرور ہے عجب آب و ہوائے کھجیار

آزمائیں جو کبھی اس کو اطبائے زماں
سب دوا چھوڑ دیں جز خاک شفائے کھجیار

حسن "بے انت" میں کیا جانے کشش کیسی تھی
جوگی جی ہو گئے تن من سے فدائے کھجیار

گوشہ چشم میں عاشق کو جگہ دی اس نے
سیکھ لے بزم حسیناں یہ وفائے کھجیار

مردم چشم جو ہلتی ہے ادھر اور ادھر
ناوک صید جگر ہے یہ ادائے کھجیار

سرو آزاد ہوئے عشق میں اس کے پابند
منہ سے خاموش ہیں پر سر میں ہوائے کھجیار

واں تو وہ قحط رسد اور یہاں یہ افراد
شاہ چنبہ سے تو بہتر ہے گدائے کھجیار

شوخیاں وصل کی شب کی نہیں بھولیں اب تک
یاد ہیں ہم کو وہ سب جور و جفائے کھجیار

ہم نے پہلے بھی دیا کوچہ میں اس کے پہرا
آج پھر قند مکرر رہے سرائے کھجیار

چنبہ و کند گئے ٹوپ بھی دیکھا کالا
پر نہ پائے کہیں یہ نازو ادائے کھجیار

زندگی اس کی بھی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جو کہ ہوئے ہوئے وسعت کہ نہ آئے کھجیار

جس کی مخلوق میں یہ حسن و دلاویزی ہو
کس قدر خود وہ حسیں ہوگا خدائے کھجیار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

جلسہ تو ہوا تھا یو کے میں پر ساری دنیا شامل تھی
لوگ اپنے اپنے گھر میں بیٹھے سنتے اور سر دھنتے تھے
خوش بختی ان کے چہروں پر تھی چاند کی کرنوں سے بڑھ کر
وہ دامنِ دل پھیلائے ہوئے اقوال کے موتی چنتے تھے

ابوالاقبال

اعلان تعطیل

29-جولائی 1996ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہی- لہٰذا اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوا-

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

محترم حکیم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل مجوکہ

محترم مولوی عبد الرحمان صاحب یوں تو ہمارے تایا تھے' عمر میں ہمارے والد صاحب سے دس سال بڑے' مگر ان کی خواہش پر ہم انہیں "باباجی" کہا کرتے تھے۔ بزرگ عالم دین ہونے کے علاوہ آپ ایک ماہر طبیب بھی تھے مگر وضع قطع بہت سادہ تھی ہمیشہ ٹھیٹھ دیہاتی لباس سفید تہہ بند اور کرتہ پہنتے حتیٰ کہ زمانہ طالب علمی میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھی آپ کے مشفق و محترم استاد حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے آپ کو تہہ بند پہننے کی خصوصی اجازت عطا فرما رکھی تھی سر پر سفید پگڑی پاؤں میں کھسہ اور ہاتھ میں چھڑی ہوتی۔ عمر بھر اس سفید پوشی کا بھرم قائم رکھا اس سادہ لباس میں انہیں دیکھ کر شاید ہی کوئی اندازہ کر سکتا ہو یہ درویش منش انسان کتنا متبحر عالم ہے بلاشبہ وہ ایک منجھے ہوئے پختہ گہرے اور ثقہ عالم تھے۔ قادیان کے بزرگ علما اور اساتذہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت مولوی محمد اسماعیل ہلالپوری صاحب وغیرہم سے۔

تحصیل علم کے بعد 1937ء میں آپ نے عربی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا یوں بھی آپ ایک علمی و دینی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔

آپ مجوکہ ضلع خوشاب کے حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بڑے فرزند اور حضرت مولوی غلام حیدر صاحب رفیق بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔ (آپ کے دادا اور ہمارے پڑدادا) حضرت مولوی غلام حیدر صاحب آج سے ایک صدی پیشتر کے پسماندہ علاقہ مجوکہ (اس وقت ضلع شاہ پور) سے تحصیل علم کی خاطر دور دراز کا سفر کر کے دلی پہنچے اور مولوی نذیر حسین صاحب دھلوی سے تحصیل علم حدیث کے بعد دستار فضیلت باندھی اور واپس اپنے علاقہ میں جا کر اہل حدیث مسلک پر لوگوں کو قائم کیا۔ 1896ء میں آپ نے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت پائی جبکہ آپ کے صاحبزادے مولوی غلام رسول صاحب کو اس کا علم نہ ہوا کیونکہ وہ ان دنوں مختلف دینی مدارس میں ابتدائی تعلیم کے بعد امر تسر میں انتہائی درجہ "دورہ حدیث" کے طالب علم تھے اسی دوران آپ اپنے چند ساتھی طلبہ کے ساتھ قادیان گئے اور حق کھل گیا۔ مگر اس وقت بیعت نہ کر سکے بعد میں گاؤں میں آ کر بذریعہ خط بیعت کی اخبار البدر قادیان 1903ء میں مجوکہ کے چند افراد کے ساتھ آپ کے بیعت کرنے کا ذکر موجود ہے۔ ہمارے تایا کی تحقیق کے مطابق یہ ان کی جماعت مجوکہ کے ساتھ مکرر بیعت تھی واللہ اعلم (ان دونوں بزرگ رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے کسی قدر تفصیلی حالات مکرم ملک صلاح الدین صاحب کی کتاب جلد دہم ص 170 میں موجود ہیں) یوں ان بزرگوں کے ذریعہ مجوکہ اور اس کے نواحی گاؤں میں احمدیت کا پودا لگا جو رفتہ رفتہ ایک شجر سایہ دار بن کر ارد گرد دیہاتوں تک پھیلا اور کئی جماعتیں قائم ہوئیں 1906ء میں حضرت مولوی غلام حیدر کی وفات کے بعد جماعت مجوکہ کی تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری مولوی غلام رسول صاحب نے سنبھالی اور خوب اس کا حق ادا کیا۔

آپ کا ذریعہ معاش معمولی زمیندارہ اور طب کا پیشہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفاء کے ساتھ خدمت خلق کا گہرا جذبہ عطا فرمایا تھا خانہ خدا کے ساتھ واقع اپنے غریب خانے میں آپ نے ایک شفاخانہ بھی کھول رکھا تھا اور تعلیم کلام الٰہی کے لئے مدرسہ بھی جس سے بلا امتیاز سب اہل دیہہ فیضیاب ہوتے تھے۔ مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب نے فارسی اور عربی کے علاوہ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم سے پائی۔ اس زمانہ میں دیہات میں رہتے ہوئے اس قدر دینی کتب کا جو ذخیرہ ان کے پاس تھا (جس کے آثار اب بھی باقی ہیں) اس سے ان کے دینی و علمی شوق کا اندازہ ہوتا ہے۔

1934ء تا 1937ء مولوی عبد الرحمان صاحب نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب جیسے فاضل اجل سے علم حدیث پڑھا آپ ان کے علم و فضل اور اخلاق فاضلہ کے بہت مداح تھے حضرت میر صاحب سے آپ نے معروف چہل احادیث کی وہ سند بھی حاصل کی جو حضرت میر صاحب اور حضرت امام جماعت اول کے واسطہ سے 32 راویوں کے ذریعہ پہنچتی ہے حضرت میر صاحب نے اس زمانہ کے دستور کے مطابق آپ کو ایک تحریری سند بھی بطور اجازت عطا فرمائی تھی کہ آپ آگے ان چہل احادیث کی روایت کے مجاز ہیں (اس عاجز کو بھی باباجی سے شرف تلمذ کے علاوہ چہل احادیث کی سند و اجازت لینے کی سعادت حاصل ہے) مگر اس کے علاوہ بھی ان سے بہت کچھ سیکھا اور میری ابتدائی دینی تعلیم میں ان کا بہت عمل دخل ہے۔ ہمیں بچپن اور زمانہ طالب علمی کے تعطیلات موسم گرما کے وہ دن خوب یاد ہیں جب خوشاب سے (جہاں ہم سکونت پذیر تھے) اپنے گاؤں مجوکہ چند ہفتوں کے لئے جایا کرتے تھے پھر بالعموم یہ ساون کا مہینہ اور کھجوروں کے پکنے کا موسم ہوتا تھا مگر باباجی کے کھجوروں کے باغ سے کہیں زیادہ ہم ان کی علمی صحبتوں سے فیضیاب ہوا کرتے تھے میری انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرتے ہوئے کچھ سیکھ لوں۔ کلام الٰہی کا ترجمہ آپ سے شروع کیا۔ موطا امام مالک اور ترمذی کے کچھ ابتدائی حصے ان سے پڑھے۔ گلستان سعدی سبقاً سبقاً آپ سے پڑھی بلکہ طب یونانی بھی کسی قدر ان سے پڑھنی شروع کی تھی مگر اسے نبھا نہ سکے۔ وہ اکثر میرے شوق تحصیل علم کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ تم علم کے بارہ میں سخت حریص واقع ہوئے ہو۔ تدریس حدیث میں آپ کا انداز اپنے محترم استاد حضرت میر صاحب سے بہت متاثر تھا۔ آپ دوران درس و تدریس راویوں کے دلنشیں ذکر خیر سے بہت دلچسپی پیدا کر دیتے تھے جس سے شوق دوچند ہو جاتا۔ یہ تو دن کی مجالس اور صحبتوں کا کچھ احوال تھا۔ رات کو عشاء سے فارغ ہو کر مردانہ حویلی میں جہاں شب باشی کا انتظام ہوتا تھا بہت بابرکت محفلیں سجتیں کبھی دینی موضوعات پر تقاریر کے مقابلے ہوتے کبھی دینی سوال و جواب۔ مجھے خوب یاد ہے کہ پہلی فی البدیہہ تقریر میں نے ایک ایسی ہی مجلس میں کی تھی جس کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی مگر ساون کی ان بھیگی راتوں کی جن یادوں کے ان مٹ نقوش اب بھی لوح قلب میں محفوظ ہیں وہ رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ سوانح کا خوبصورت اور دلنشیں تذکرہ ہے جو باباجی نے ایک سلسلہ وار کہانی کے طور پر بعض موسمی تعطیلات کے دوران شروع فرمایا تھا اور ہر شب خاندان کے جملہ افراد مرد عورتیں اور بچے اس محفل میں بیٹھ کر آپ سے رسول کریم ﷺ کے مستند تاریخی حالات سنا کرتے تھے آپ کا حافظہ بلا کا تھا اور چھوٹے چھوٹے واقعات بھی نہایت خوبی سے ذہن نشین تھے یہ سب واقعات آپ زبانی بیان فرمایا کرتے تھے آپ کا انداز بیان نہایت سادہ عام فہم اور پر اثر ہوتا تھا۔ بسا اوقات نبی کریم ﷺ کے مصائب و مظالم کے تذکرہ کے وقت بے اختیار ہم بچوں پر رقت طاری ہو جاتی اور آنسو رواں ہو جاتے وہ اسے ہمارے شوق دین پر محمول کرتے اور ہم اب اسے ان کے انداز بیان کا جادو قرار دیتے ہیں۔

آپ کے درس تقاریر اور خطبات بھی اسی انداز بیان کا شاہکار تھے۔ آپ ٹھیٹھ پنجابی میں مدلل تقریر فرماتے استدلال کلام الٰہی کی کسی آیت سے اٹھاتے اور خوبصورت واقعات اور اشعار سے اپنی تقریر سجاتے آپ کی آواز بلند تھی اور ایک خاص لے رکھتی تھی کلام الٰہی کی تلاوت کا بڑا پرکشش انداز تھا الفاظ کو جدا جدا کر کے ایسے پڑھتے کہ موتی پرو دیتے فارسی و عربی اشعار ترنم سے پڑھتے تو سماں بندھ جاتا یہی وجہ تھی کہ ہمیں ان کے سننے کا بے حد شوق تھا وہ کبھی خوشاب آتے تو ان کا درس یا خطبہ بڑے شوق اور اہتمام سے سنا جاتا اور جب ہم مجوکہ جاتے تو یہ شوق اور بڑھ جاتا یہاں تک کہ شدید گرمیوں میں ان کے ساتھ کئی دفعہ نواحی جماعتوں احمد آباد' کھائی کلاں وغیرہ میں کئی میل کی پیدل مسافت اختیار کی اور ان جماعتوں میں جا کر جہاں وہ تعلیم و تربیت کی غرض سے باری باری خطبہ دیا کرتے تھے) ان کا خطبہ سنا اب خیال آتا ہے کہ جس پایہ کے وہ عالم تھے اور عربی و فارسی پر جیسے قدرت تھی اور دینی علوم پر جیسے دسترس تھی اگر مدرسہ احمدیہ سے فراغت کے بعد آپ وقف زندگی کی توفیق پاتے تو ان کے وجود سے شاید اس سے کہیں زیادہ استفادہ ہو سکتا تھا جتنا کہ اب ہوا مگر شاید کچھ خاندانی مجبوریاں آڑے آئیں اور انہوں نے اپنے گاؤں مجوکہ میں رہائش پذیر رہ کر اپنے آباؤ اجداد کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے والی مجوکہ کی نواحی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کا فیصلہ کیا۔ ان کی یہ خدمات آنریری تھیں ذریعہ معاش کے لئے آپ نے بھی معمولی زمیندارہ کے ساتھ طب کا پیشہ اختیار کیا جو آپ نے اپنے والد سے ورثہ میں پایا تھا آپ کا مطب کیا تھا مردانہ حویلی کے ایک کچے کوٹھے میں ایک مختصر اور غریبانہ سی دکان جس کی ساری کائنات چند الماریوں اور ان میں موجود چند ڈبوں اور شیشیوں پر مشتمل تھی اپنے گاؤں کے علاوہ ارد گرد کے دیہات سے بھی مریض آپ کے پاس آتے تھے اور عند الضرورت آپ بھی مریض دیکھنے کے لئے اپنی گھوڑی پر یا پیدل تشریف لے جاتے۔ سفروں میں دواؤں کا تھیلا ساتھ رکھتے جس میں خاص طور پر اپنے مجرب نسخوں کی تیار شدہ ادویات کا خاص اہتمام کیا ہوتا بالعموم اطباء کو اپنے نسخے لکھ کر دینے میں تامل ہوتا ہے مگر آپ اس بارہ میں بہت فراخ دل تھے۔ صحت کے زمانہ میں ہر ماہ دو ماہ بعد پہلے خوشاب اور پھر ربوہ منتقل ہونے کے بعد یہاں ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہر دفعہ ان سے متعدد نسخے بخار۔ نزلہ۔ زکام کھانسی گرمی وغیرہ عوارض کے لکھوائے جاتے جو اب بھی ہماری بعض ڈائریوں کی زینت ہیں' آپ کے بعض نسخے تو واقعتاً تیر بہدف ہوتے تھے اور چند مخصوص بیماریوں کے علاج میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا مگر آپ سے طبی استفادہ سے کہیں زیادہ علمی استفادے کی غرض سے ہمیں آپ کی آمد کا شدت سے انتظار رہا کرتا تھا ہم ان کی آمد تک کی علمی و دینی مشکل سوالات احادیث یا عربی عبارتیں جمع کر رکھتے جو ان کے آنے پر ان سے حل کرواتے۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران بھی آپ کی یہ راہنمائی و تعاون مسلسل حاصل رہا

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

تقویٰ اور راست بازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کیا جائے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میاں فضل محمد صاحب

ہرسیاں والے کا ذکر خیر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے ایک موقعہ پر ایک بڑی دردناک بات کہی فرمایا کہ دوست جلسہ پر ضرور آئیں۔ پتہ نہیں انہیں اگلے سال کے بعد مجھے دیکھنا نصیب ہو یا نہیں وہ یہاں آئیں گے تو کم از کم مجھے تو دیکھ لیں گے۔ ہماری جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر اس فقرہ سے ایسی چوٹ لگی ہے کہ انہوں نے اس وقت سے مرکز میں آنا شروع کیا اور اب تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال مرکز میں آ رہے ہیں۔ 1892ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا اور اب 1956ء آگیا ہے۔ گویا 64 سال ہو گئے۔ مگر بعض لوگ ایسے ہیں جو 64 سال سے متواتر ہر سال جلسہ سالانہ دیکھتے چلے آئے ہیں مثلاً کل ہی میاں محمد فضل صاحب ہرسیاں والے فوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے 1895ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جس پر اب 61 سال گزر چکے ہیں۔ گویا 1895ء کے بعد انہوں نے اکاسٹھ جلسے دیکھے ان کے ایک لڑکے نے بتایا کہ والد صاحب کہا کرتے تھے کہ میں نے جس وقت بیعت کی اس کے قریب زمانہ میں ہی میں نے ایک خواب دیکھا جس میں مجھے اپنی عمر 45 سال بتائی گئی۔ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو پڑا۔ اور میں نے کہا حضرت صاحب! بیعت کے بعد تو میرا خیال تھا کہ آپ کے (الٰہی بشارات) اور (-) کے مطابق احمدیت کو جو ترقیات نصیب ہونے والی ہیں انہیں دیکھوں گا مگر مجھے تو خواب آئی ہے کہ میری عمر صرف 45 سال ہے اس پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں شاید وہ 45 کو 90 کر دے۔ چنانچہ کل جو وہ فوت ہوئے تو ان کی عمر پورے 90 سال کی تھی۔ اس طرح احمدیت کو جو ترقیات ملیں وہ بھی انہوں نے دیکھیں اور 61 جلسے بھی دیکھے۔ ان کے چار بچے ہیں جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک قادیان میں درویش ہو کر بیٹھا ہے۔ ایک افریقہ میں (مربی) ہے۔ ایک یہاں (مربی) کام کرتا ہے اور چوتھا لڑکا (مربی) تو نہیں مگر وہ اب ربوہ آگیا ہے اور یہیں کام کرتا ہے۔ پہلے قادیان میں کام کرتا تھا لیکن اگر کوئی شخص مرکز میں رہے اور اس کی ترقی کا موجب ہو تو وہ بھی ایک رنگ میں خدمت دین ہی کرتا ہے۔ پھر ان کی ایک بیٹی بھی ایک واقف زندگی سے بیاہی ہوئی ہے باقی بیٹیوں کا مجھے علم نہیں بہرحال انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک خدا تعالیٰ کا نشان دیکھا جب 45 سال کے بعد 46 واں سال گزرا ہو گا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے تو پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا اب ایک سال جو بڑھا ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی (خدائی خبر) کے مطابق بڑھا ہے۔ جب چھیالیسویں کے بعد سینتالیسواں سال گذرا ہو گا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے میں نے پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر اب دو سال جو بڑھے ہیں تو حضرت بانی سلسلہ کی (پیش خبری) کے مطابق بڑھے ہیں جب سینتالیسویں سال کے بعد اڑتالیسواں سال گذرا ہو گا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر اب تین سال جو بڑھے ہیں تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی (خدائی خبر) کے مطابق بڑھے ہیں... گویا وہ 45 سال تک برابر ہر سال یہ کہتے ہوں گے کہ میں نے خدا تعالیٰ کا نشان دیکھ لیا اور ہر سال جلسہ سالانہ پر ہزاروں ہزار احمدیوں کو آتا دیکھ کر ان کا ایمان بڑھتا ہو گا۔ پس جلسہ سالانہ کو بڑی عظمت حاصل ہے۔

(الفضل 4- دسمبر 1963ء)

جماعت کی صحیح تربیت کی طرف توجہ دیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

ہمارے سامنے اتنا عظیم الشان کام ہے جتنا آج تک کسی قوم کا نہیں ہوا۔ ہماری جو منزل مقصود ہے وہ اتنی دور ہے جتنی اور کسی کی نہیں اور ہماری جو تمنا ہے وہ اتنی اعلیٰ ارفع اور اتنی بلند ہے جتنی اور کسی کی نہیں۔ پس اگر اتنے عظیم الشان کام کے لئے ہم خاص تیاری نہ کریں۔ اتنی لمبی اور اتنی دور کی منزل مقصود کے لئے سستی سے قدم اٹھائیں، اتنے بڑے مقصد اور مدعا کے لئے پوری ہمت سے کام نہ لیں تو سمجھ لو کیسے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس میں تمام جماعتوں سے کہتا ہوں کہ جماعت کی صحیح تربیت کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔

المصلح کا ایک اداریہ

مسئلہ کشمیر

ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات ایک لمبے عرصہ سے ناخوشگوار ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو اس کی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ 1947ء میں جب ملک کی تقسیم عمل میں آئی تو حکومت برطانیہ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کی رضامندی کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ ملک میں کو دو حصوں میں یعنی ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کر دیا جائے صوبہ سرحد، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور مشرقی بنگال کو پاکستان میں شامل کر دیا گیا اور باقی کے علاقہ جات ہندوستان کا حصہ قرار دیئے گئے۔ البتہ ہندوستانی ریاستوں کے متعلق یہ طے پایا کہ استصواب رائے کے ذریعے ان ریاستوں کی آبادی کو موقعہ دیا جائے کہ وہ دونوں ممالک میں جس کے ساتھ چاہیں شامل ہو سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندو کانگریس نے صوبہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کر دیا جس کے لئے ایک باؤنڈری کمیشن کی تشکیل عمل میں آئی جس کے ذمہ ان صوبوں کی حد بندی کا فریضہ لگایا گیا۔

ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر پاکستان کو ناکام بنانے کی سازش تیار کی پہلے مرحلہ میں پنجاب اور بنگال کی غیر منطقی اور غیر منصفانہ تقسیم کی گئی۔ اسی وقت کشمیر کو ہندوستان میں شامل کرنے کی غرض سے پنجاب کے ضلع گورداسپور کا بیشتر علاقہ ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ ریاستوں کو ان کا حق خودارادی دینے کی بجائے ہندوستان نے غاصبانہ طور پر ریاست حیدر آباد، ریاست جونا گڑھ، ریاست بھوپال اور باقی تمام ریاستوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنے ملک میں شامل کر لیا۔ پھر مہاراجہ جموں کشمیر کے ساتھ سازش کر کے اسے ہندوستان میں شامل کرنے کا بہانہ بنایا اور جموں و کشمیر میں ہندوستانی افواج داخل ہو گئیں۔

اس کے رد عمل کے طور پر کشمیریوں نے اپنی جنگ آزادی کا آغاز کیا اور ہوتے ہوتے ریاست میں جنگ چھڑ گئی۔ یہ ہندو پاکستان کی پہلی جنگ تھی۔ ہندوستان نے جب یہ دیکھا کہ وہ کسی صورت میں بھی کشمیر میں کامیاب نہیں ہو سکے گا تو وہ فریادی بن کر مجلس اقوام متحدہ میں چلا گیا۔ بحث و تمحیص کے بعد اقوام متحدہ نے جنگ بند کرائی اور فیصلہ کیا کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کشمیر کے باشندگان کی استصواب رائے سے کیا جائے جو اقوام متحدہ کی زیر نگرانی منعقد کرائی جائے اس ریزولیوشن کو ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک نے تسلیم کیا۔

اس سلسلہ میں ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے متعدد بیانات دیئے جو کہ وقتاً فوقتاً 1947ء سے 1954ء تک شائع ہوتے رہے جس میں انہوں نے کشمیریوں کے حق ارادیت کو تسلیم کیا۔ آپ نے فرمایا۔

1- میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان حالات میں کشمیر کی مدد کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ریاست کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں۔ ہمارا موقف جس کو ہم نے بار بار پبلک میں بیان کیا ہے یہ ہے کہ کسی بھی متنازعہ علاقہ یا ریاست کے الحاق کا مسئلہ وہاں کے لوگوں کی خواہش کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

(پنڈت جواہر لال کی تار وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعظم برطانیہ کے نام مورخہ 27- اکتوبر 1947ء)

2- کشمیر کے الحاق کا فیصلہ رائے شماری یا براہ راست استصواب رائے کے ذریعہ ہونا چاہئے جو اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی ادارہ کے زیر نگرانی ہو۔

(پنڈت جواہر لال نہرو کا خط وزیر اعظم پاکستان کے نام، مورخہ 21- نومبر 1947ء)

3- میں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ خواہ کچھ بھی ہو حکومت ہند اپنے اس عہد پر قائم رہے گی۔ کہ کشمیر کے لوگوں کو بغیر کسی بیرونی دباؤ کے اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہم آج بھی اس عہد پر قائم ہیں اور آئندہ بھی قائم رہیں گے۔

(پنڈت جواہر لال نہرو کا سری نگر میں جلسہ عام سے خطاب، مورخہ 4- جون 1954ء)

4- کشمیر ہندوستان یا پاکستان کی جائیداد نہیں ہے۔ یہ ریاست کشمیریوں کی ہے۔ جب کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ الحاق ہوا۔ تو ہم نے یہ امر کشمیری لیڈروں پر واضح کیا تھا کہ ہم بالآخر رائے شماری کے ذریعہ ہونے والے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ اگر کشمیری ہمیں ہندوستان سے چلے جانے کے لئے کہیں گے تو میں بلا توقف کشمیر سے چلے جانے کا فیصلہ کروں گا۔ ہم نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی عزت و وقار کو گواہ بنا کر اس مسئلہ کے پرامن حل کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ایک عظیم قوم کی حیثیت سے ہم اس کی وعدہ خلافی نہیں کریں گے۔ ہم نے کشمیر کے آخری فیصلہ کا حق کشمیریوں کو دیا ہے۔ ہم اپنے اس عہد پر پختگی سے قائم ہیں۔

(پنڈت جواہر لال نہرو۔ امرتا بازار پتریکا کلکتہ، مورخہ 2- جنوری 1952ء)

لیکن ان وعدوں کے باوجود ہندوستان ہٹ دھرمی سے کام لیتا رہا۔ اور کشمیریوں کے حقوق کو غصب کرتا رہا۔ اور آخر میں ہٹ دھرمی کی حد کر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

اقبال احمد نجم مربی سلسلہ

چوہدری علی محمد صاحب انبالوی

میرے والد تقریباً 88 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ میں تین سال لاہور میں فرائض منصبی ادا کر تارہا اس دوران آپ کی ہر ممکن خدمت کی کوشش رہی خصوصاً ہومیو ادویہ اور مشورے لے کر تقریباً ہر ہفتے حاضر ہوتا رہا۔ آپ مجھ سے بہت خوش گئے۔ میں تبدیل ہو کر اسلام آباد آیا تو پھر آپ نے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے زائد وفا نہ کی یکم جون 1996ء وہ دن تھا جس دن آپ نے اس عالم فانی سے گزران کیا۔ آپ کی شخصیت بہت سی نیکیوں کا مرقع تھی۔ بہت ملنسار تھے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے احمدیت کے فدائی۔ داعی الی اللہ پابند عبادات اور نہایت صابر و شاکر بہت دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کی وفات پر اپنے اور پرائیوں نے ہم سے تعزیت کی اور خطوط لکھے جہاں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں اباجان کے مختصر سے حالات لکھ کر دعا کی مزید تحریک بھی کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں ان کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق دے اور ان کے درجات بڑھائے۔ آمین

ہمارے دادا جان بابو محمد بخش صاحب انبالوی سابق مینجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ حضرت امام جماعت الاول کے ابتدائی دور میں جماعت میں داخل ہوئے۔ اس لحاظ سے ابا جان پیدائشی احمدی تھے۔ لیکن تمام خاندان سخت مخالف تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ ان کا بیٹا بھی خود احمدیت قبول کرے۔ جلسہ سالانہ قادیان پر اپنے والد صاحب کے ساتھ باقاعدہ جاتے رہے۔ باشعور ہونے پر خود بیعت کی۔ موہندرا کالج پٹیالہ سے بی اے پاس کیا۔ اور حضرت امام جماعت الثانی کے ابتدائی دور میں جماعت میں داخل ہوئے۔ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں۔ بمبئی۔ پونا۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ رہے اور جہاں بھی رہے دعوت الی اللہ خوب کی۔ مذاکرات کا اہتمام فرماتے مربیان کو بھی بلاتے۔ دعوت طعام کا بھی انتظام فرماتے۔ خاصے مہمان نواز انسان تھے۔ اور قول و فعل کے بڑے کھرے اور سچے انسان تھے۔ کردار بہت بلند رکھا۔ یوں بھی ہاکی کے اچھے کھلاڑی تھے The Panthers وہ ناموار ٹیم تھی جس میں اپنے وقت میں کھیلتے رہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے ہاں پشتوں سے ایک ایک نرینہ اولاد چلی آ رہی تھی۔ یہ احمدیت کی برکت سے پہلی بار ہوا کہ انہیں تین فرزند عطا ہوئے جن میں سے ایک کو وقف زندگی کی توفیق بھی ملی۔

ہماری خالہ کے اولاد نہ تھی آپ نے اپنا بڑا بیٹا ان کے ہاں بھجوا دیا بچپن سے ہی ان کے ساتھ رہا۔ لیکن آپ کو تربیت کا بڑا خیال رہتا تھا 8th کلاس میں راولپنڈی لاکر دو سال کے لئے داخل کیا تاکہ شہری ماحول کا بھی علم ہو جائے۔ بعدہ 10th میں ربوہ لے جاکر داخل کر دیا۔ جہاں سے میں خالہ کے بھی قریب رہا۔ آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا اور کہا کرتے تھے کہ میری اولاد ہی میری جائیداد ہے۔

1970ء میں میں جامعہ کی آخری کلاس میں تھا ہماری والدہ کا انتقال راولپنڈی میں ہو گیا۔ پھر آپ کا دل راولپنڈی میں نہیں لگا۔ جلد ریٹائرمنٹ لے لی اور لاہور میں آکر مقیم ہوئے آپ کی طبیعت بھی خراب رہنے لگی میں نے مصروف رہنے اور کوئی ملازمت کرنے کا مشورہ دیا تو دادا جان کی طرح وقف بعد ریٹائرمنٹ کر دیا۔ لیکن آپ کے لئے کوئی مناسب جگہ نہ تھی بعد انٹرویو آپ سے معذرت کرلی گئی۔

آپ 1986ء اور 1989ء کو جوبلی کے جلسہ سالانہ پر لنڈن گئے تھے۔ آپ کو جماعت کی ترقی کو دیکھنے کا بہت شوق تھا اور امام جماعت سے ایک عشق کا تعلق تھا۔ جب دوسری بار ریٹائرمنٹ لی تو لاہور میں آپ کے پاس ایک لاکھ روپیہ تھا آپ نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب نے لکھا کہ اپنے بچوں کی مرضی سے آگاہ کریں۔ تقریباً سب نے اس کار نیک کے لئے مثبت جواب دیا بہت خوش ہوئے اور حضرت صاحب کے ارشاد پر یہ رقم بیوت الحمد میں دے دی۔ 53 سال وصیت کے تقاضے پورے کئے اور اپنا حساب Up to date رکھا۔ آخرت کے سفر کی پوری تیاری تھی وفات کے وقت موصی کی طرف سے جو آخری فارم پر کیا جاتا ہے وہ بھی لا کر رکھ لیا تھا اور پر کرنے کا طریقہ سمجھا دیا تھا۔ جنوری 1996ء میں لاہور میں مجھے عارضہ قلب ہوا تو آپ کو بہت قلق تھا۔ بہت دعائیں کرتے رہے۔ جب ٹھیک ہو کر آیا تو کہنے لگے۔ میں نے ایک دعا اپنے رب سے کی تھی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ میرا بیٹا مجاہد دین ہے اس کو میری زندگی بھی لگ جائے۔ اور میں اور جی کر کیا کروں گا مجھے بے شک بلا لے۔ اس پر میں نے کہا کہ ابا جان آپ نے یہ دعا کیوں کی خدا کے خزانے میں تو دونوں کے لئے بہت کچھ ہے۔ پھر میں نے کہا کہ بابر اور ہمایوں کی تاریخ دوہرانا چاہتے ہیں! ہنسی میں بات آئی گئی ہو گئی۔ لیکن پھر آپ کی صحت آہستہ آہستہ گرتی چلی گئی۔ اور میں ٹھیک ہوتا چلا گیا۔ اپریل میں میرا تبادلہ اسلام آباد کا ہوا تو آپ ڈیڑھ ماہ سے زیادہ زندہ نہ رہے۔ میں نے 28۔ مئی کو آکر جناح ہسپتال میں داخل کرایا شام تک ہوش آگیا مجھے دیکھ کر خوش ہو گئے۔ لیکن آپ تو سفر آخرت کی تیاری کر رہے تھے بلاوا آچکا تھا۔ آپ نے یکم جون 1996ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اور گھر کی رونقیں جو آپ کے دم سے دوبالا تھیں ماند پڑ گئیں تب سوگواروں کا قافلہ جانب منزل رواں دواں آگے بڑھا اور اگلے روز دوستوں کی معیت میں آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اور یہ اسی سالہ تاریخ کا باب اپنے انجام کو پہنچا۔ آپ کی باتیں تو بہت ہیں باقی پھر کسی وقت سہی۔ آپ اپنے والدین اپنے بیوی بچوں اپنے دوستوں اپنی جماعت اپنے ہمسایوں اپنی بہنوں اپنے خاندان کے لئے جو جماعت میں شامل نہ ہو سکا رابطے اور شفقت اور بااصول زندگی کے گزارنے کا نمونہ تھے۔

واقفین نو کے بارے میں

حضرت صاحب کے ارشادات

○ واقفین نو کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔

○ واقفین نو کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

○ ایسے واقفین نو چاہئیں جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔

○ ایسے واقفین نو چاہئیں کہ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو... ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔

○ واقفین نو کو اس بات کی عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔

○ عمومی تعلیم میں واقفین نو بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے۔

○ عمومی تعلیم میں واقفین نو بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر... اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے۔

○ واقفین نو کی دیانت پر بہت زور ہونا چاہئے۔

○ مالی لحاظ سے واقفین نو بچوں کو تقویٰ کی باریک راہیں سکھائیں۔

○ واقفین نو بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا بہت ضروری ہے۔

○ تمام واقفین نو اپنے خاندان کی سچی کہانیاں، سچے واقعات یاد رکھیں کہ ان کا خاندان کب احمدی ہوا، کیا کیا قربانیاں کیں، کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں، پھر اللہ نے ان پر کیا فضل نازل فرمائے؟

قرارداد تعزیت

اراکین جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے ایک دیرینہ ساتھی اور نہایت مخلص کارکن مکرم منور احمد جاوید صاحب مورخہ 30۔ جون 96ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں زخمی ہوئے۔ اور پھر مورخہ 5۔ جولائی 96ء کو وفات پا گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ستاون برس تھی۔ آپ کی وفات پر اس قرارداد کے ذریعہ احباب جماعت احمدیہ واہ کینٹ اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مکرم منور احمد جاوید صاحب بسلسلہ ملازمت 1957ء میں واہ کینٹ تشریف لائے۔ خدمت دین کے فطری جذبہ سے متصف ہونے کے باعث آپ جلد ہی جماعتی حلقوں میں متعارف ہو گئے اور پھر تادم واپسیں جماعت مقامی کے مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ان میں سے خصوصی طور پر بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ اور آخر میں سیکرٹری دعوت الی اللہ آپ کی خدمات نہایت نمایاں اور قابل رشک ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ واہ کینٹ اور اس کے نواح میں دعوت الی اللہ کے کام کو اس کی حقیقی روح اور جذبہ کے ساتھ عملی شکل دینے کا سہرا منور احمد جاوید کے سر ہے۔ آپ نے اپنے جذبہ ایمانی اور بے پناہ لگن سے یہ ثابت کر دکھایا کہ دعوت الی اللہ کا کام ہر جگہ اور ہر قسم کے حالات میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اور اس راہ میں دنیاوی قوانین اور ضوابط روک نہیں بن سکتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت درجہ وسعت قلبی سے نوازا تھا۔ نہایت درجہ مہمان نواز تھے۔ آپ کے دروازے دعوت الی اللہ اور دیگر مفاد سلسلہ عالیہ کے امور کی سرانجام دہی کے لئے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ اور اس ضمن میں اپنے اور اہل خانہ کے آرام کو کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت ٹھنڈے دل و دماغ اور معاملہ فہمی کے جوہر سے بھی نوازا تھا۔ جس کی وجہ سے کئی جماعتی نزاعی امور آپ کی مداخلت سے بطریق احسن نمٹا دیئے گئے۔

آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ واہ کینٹ میں ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جس کے اثرات تادیر محسوس کئے جائیں گے۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

اراکین جماعت احمدیہ واہ کینٹ اس سانحہ پر موصوف کی اہلیہ، بچوں، والدہ ماجدہ، بھائی، بہنوں اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقین دلاتے ہیں کہ اس صدمہ اور غم میں وہ برابر کے شریک ہیں۔

شریک غم

اراکین جماعت احمدیہ واہ کینٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30678 میں نادر محمود ولد محمود احمد صاحب طارق قوم مغل پیشہ تعلیم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نادر محمود ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر30679 میں احمد فرحان ہاشمی ولد احمد رضوان ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ تعلیم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد فرحان ہاشمی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر23648 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر30680 میں آصف محمود بٹ ولد محمود احمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف محمود بٹ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر گواہ شد نمبر2 تصور احمد وصیت نمبر21135۔

مسل نمبر30681 میں شکیل احمد ناصر ولد ناصر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیدائشی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شکیل احمد ناصر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار 29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

بقیہ صفحہ 3

کئی علمی و دینی مضامین لکھنے میں آپ کی راہنمائی لی۔ متعدد عربی اشعار برنوک زبان تھے جو اکثر گنگناتے رہتے اور اکثر و بیشتر بطور استشہاد پیش فرماتے۔ اپنے آبائی گاؤں مجوکہ کو خیر آباد نہ کہنے کے نتیجہ میں آپ نے اور بھی بہت تکلیفیں اٹھائیں آپ کا گاؤں مجوکہ دریائے جہلم کے کنارے آباد تھا جو اکثر طغیانی سیلاب کی زد میں رہتا تھا اور ہر بڑے سیلاب کے موقع پر اہل مجوکہ نے بہت نقصان برداشت کئے یہاں تک اس بستی کے مکین بکھر کر اور منتشر ہو کر رہ گئے اس گردش زمانہ نے دو مرتبہ آپ کو اپنے مکانات نئی جگہ تعمیر کرنے پر مجبور کیا مگر یہ سب کچھ آپ نے صبر کے ساتھ برداشت کیا ایک اور ابتلاء آپ کو اپنے جواں سال بیٹے عبدالوہاب کی حسرت ناک وفات کا پیش آیا تھا ہرچند کہ اس کی لمبی بیماری میں علاج کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا مگر خدا کی تقدیر غالب آئی تو اس کی رضا پر راضی ہو گئے آپ کی اہلیہ بھی لمبی بیماری کے بعد آپ کی زندگی میں اللہ کو پیاری ہو گئیں اور زندگی کے آخری سال آپ نے بڑے حوصلے اور استقامت سے گزارے۔ 1947ء میں آپ کو فرقان فورس میں مجاہدانہ خدمات انجام دینے کی توفیق پائی اور دیکھا جائے تو آپ کی 77 سالہ زندگی ہی مجاہدانہ تھی جسے آپ امسال رمضان کے بابرکت مہینہ میں الوداع کہہ گئے اللہ آپ سے راضی ہو اور درجات بلند فرمائے۔ اس عاجز کو ان سے شاگردی اور قرابت ہر دو وجہ سے ایک خاص لگاؤ تھا ان کی وفات کے بعد رؤیا میں دو مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی پہلی دفعہ تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے دوران دیکھا کہ بہت اچھی صحت کی حالت میں ہیں اور میرے مجوکہ جانے پر بہت خاطر تواضع کے ساتھ پر تکلف کھانے پیش فرما رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس رویا میں میرے لئے خوش آئند پیغام کے علاوہ خود ان کی نیک حالت کا بھی اظہار تھا جس سے طبعا دل کو راحت پہنچی۔ دوسری مرتبہ ان کو اس سے بھی زیادہ اعلیٰ شان کے ساتھ خانہ خدا میں یہ فرماتے سنا کہ میں جنرل مینجر مقرر ہو گیا ہوں اور پنشن کے علاوہ ایک خطیر رقم بطور معاوضہ مجھے ملا کرے گی۔ انہوں نے زندگی تنگ دستی اور درویشی میں گزاردی تھی شاید یہ اس کے صلے کا ذکر ہو۔

ان کے نیک اوصاف کے باعث ان کے بہت چاہنے والے تھے چنانچہ ان کی وفات پر مکرم محترم میاں عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے لکھا

"بہت عرصہ قبل آپ سرگودھا تشریف فرما ہوئے تو میرے گھر ہی قیام فرمایا میں نے ان سے بہت علمی فیوض حاصل کئے میرے گھر کے سب چھوٹوں بڑوں کے ساتھ ان کے مربیانہ تعلقات تھے بہت ٹھوس اور گہرا علم رکھتے تھے مستجاب الدعوات بزرگ تھے"

کراچی سے ملک شیر محمد صاحب مجوکہ نے لکھا

"مولوی عبدالرحمان صاحب کی وفات میری نظر میں وفات عالم ہے آپ بلاشبہ بہت بڑے عالم تھے اور مجوکہ قوم کے لئے ان کی خدمات اور آپ کے سارے خاندان کی خدمات بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ضلع خوشاب کا سورج ڈوب گیا ہے"

لندن سے مکرم رانا عطاء اللہ پٹواری نے لکھا

"مولانا عبدالرحمان کی وفات کا بہت ہی افسوس ہوا ان کی میٹھی میٹھی باتیں ان کی فاضلانہ تقاریر ان کی دلکش تلاوت اور ان کا خوش الحانی سے نظم پڑھنا ان کی نیک محفل ان کا فیض اور سفر کے دوران ایمان افروز واقعات اور باتیں یہ سب کچھ جب یاد آتا ہے تو دل غم سے بھر جاتا ہے۔ ضلع خوشاب ایک عالم فاضل اور مسکین طبیعت طبیب سے محروم ہو گیا ہے"

آپ موصی تھے' 1945ء کی وصیت تھی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بہت توجہ سے اپنے مالی حسابات بے باق کروائے 17 رمضان مطابق 7 فروری 1996ء وفات پائی اور خدا کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باباجی کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

> سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خداترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ 4

دی اور اعلان کیا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے اور اس میں استصواب رائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ 1947ء سے اب تک ہندوستان سازشوں کے ذریعہ تلوار کے زور سے کشمیر پر قابض ہے اور عرصہ دراز سے کشمیر کی مسلمان اکثریت ظلم و استبداد کی چکی میں پس رہی ہے اور وقتاً وقتاً ریاست میں جنگ آزادی کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ پچھلے چند سالوں میں اس میں شدت پیدا ہو چکی ہے' اس وقت ہندوستان کی چھ لاکھ فوج کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو دبانے کے لئے قتل و غارت' ظلم و استبداد۔ اور انسانی حقوق کی بدترین پامالیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ گھر جلائے جاتے ہیں۔ عصمتیں لوٹی جاتی ہیں اور نوجوان قتل کئے جاتے ہیں۔ لیکن آزادی کا جذبہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ آج دنیا کی رائے عامہ کشمیریوں کے حق ارادایت کے لئے آواز اٹھا رہی ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے واویلا کر رہے ہیں لیکن ہندوستانیوں کے کانوں پر جوں نہیں رینگ رہی۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کا صاحب دانش طبقہ اس ظلم و استبداد اور ناانصافی کو سمجھے اور مظلوموں کو ان کا حق دلائے جو وعدے اس نے پاکستان حکومت برطانیہ' اقوام متحدہ اور خود کشمیریوں سے کئے ہیں ان کو شرافت کے ساتھ پورا کرے اور اپنے قومی وقار کو اور ملکی ساکھ کو تباہ ہونے سے بچائے۔ غیور اقوام کو اپنے وعدوں کا پاس ہوتا ہے اور جھوٹ اور فریب کی سیاست زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اب بھی وقت ہے کہ ہندوستان نوشتہ دیوار کو پڑھ لے۔ اور اس مظلوم قوم کو ان کے حقوق لوٹا دے۔ ورنہ قدرت کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے۔

اگر ہندوستان حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ مل کر اس مسئلہ کو حل کر لے تو دونوں ممالک کے تعلقات پھر بہتر ہو سکتے ہیں۔ اسلحہ کی دوڑ رک سکتی ہے۔ اربوں روپوں کا بجٹ جو جنگی ساز و سامان پر خرچ ہو رہا ہے۔ غریب بھوکے ننگے عوام کی حالت سدھارنے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور دونوں ممالک اپنے عوام کی خدمت کر کے اپنے اپنے ملک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔

(پندرہ روزہ "المصلح"
کراچی یکم تا 30- اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اٹلانٹا اولمپکس کے ساتویں روز کے کھیلوں کے دوران مختلف مقابلوں میں قائم کئے گئے نئے عالمی ریکارڈ درج ذیل ہیں۔ ویٹ لیفٹنگ کے مردوں کے 83 کلوگرام کیٹیگری میں جرمنی کے مارک ہسر نے 213.5 کلوگرام وزن اٹھایا (پرانا ریکارڈ 213 کلوگرام) یونان کے پیروس دیماس نے 392.5 کلوگرام وزن اٹھایا (پرانا ریکارڈ 387 کلوگرام) مردوں کے 70 کلوگرام مقابلوں میں چین کے ژینگ ژوگینگ نے 162.5 کلوگرام وزن اٹھایا (پرانا ریکارڈ 161 کلوگرام) اور جرک میں 195 کلوگرام اٹھایا (پرانا 193.5 کلوگرام) شوٹنگ میں مردوں کے 50 میٹر فری رائفل شاٹ میں جرمن کے کلیزنے 704.8 پوائنٹ حاصل کئے (پرانا ریکارڈ 703.5 تھا) مردوں کے پیراکی مقابلوں میں 100 میٹر فلائی مقابلے میں روس کے ڈینس پینگراف نے مقررہ فاصلہ 52.27 سیکنڈ میں طے کیا (پرانا ریکارڈ 52.32) خواتین کے 100 میٹر بریسٹ سٹروک میں جنوبی افریقہ کی پینسلو ہینز نے مقررہ فاصلہ 1.07.02 سیکنڈ میں طے کیا۔ (پرانا ریکارڈ 1.70.46) سائکلنگ مردوں کے مقابلوں میں 4 کلومیٹر کی ریس میں اٹلی کے آندرے کونسلی نے مقررہ فاصلہ 4.19.15 سیکنڈ میں طے کیا (4.19.69) اولمپکس ہاکی کے ایک مقابلے میں گزشتہ روز بھارت اور پاکستان کے درمیان میچ بغیر کسی گول کے برابر رہا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس میچ کے بعد دونوں ٹیموں میں سے کوئی بھی سیمی فائنل تک پہنچنے کے امکانات نہیں رہے۔

اولمپکس مقابلوں میں گزشتہ روز بھی روس نے برتری برقرار رکھی۔ روس نے 13 سونے کے میڈلز حاصل کئے۔ جبکہ امریکہ مجموعی طور پر 32 میڈلز کے ساتھ سرفہرست رہا۔ گزشتہ روز کے میڈلز جن کو ملے ان کی تفصیل۔ مردوں کے 50 میٹر فری رائفل کے شوٹنگ مقابلوں میں جرمنی کے کرس ایٹلس نے 8ء404 پوائنٹ کے ساتھ سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ قازقستان کے کھلاڑی نے چاندی اور سلواکیہ کے کھلاڑی نے کانسی کا تمغہ جیتا۔ انفرادی سائکلنگ ریس میں اٹلی نے طلائی تمغہ جیتا جبکہ فرانس نے چاندی اور آسٹریلیا کے کھلاڑی نے کانسی کا تمغہ جیتا۔ پیراکی میں مردوں کے 50 میٹر فری سٹائل مقابلوں میں روس کے الیگزینڈر نے سونے کا تمغہ جیتا۔ انہوں نے مقررہ فاصلہ 22.13 سیکنڈ میں طے کیا۔ امریکہ اس مقابلے میں دوسرے جبکہ برازیل کے کھلاڑی کانسی کے تمغے کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہے مردوں کے 65 گرام جوڈو کے مقابلے میں جرمنی کے کارل فارکس نے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ جاپان کے یوکی ماسانے چاندی اور کیوبا کے کھلاڑی نے کانسی کا تمغہ جیتا۔

وسطی اٹلانٹا میں ہفتہ کی صبح ایک زبردست بم دھماکے میں بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ اولمپک شائقین کے لئے تیار کئے گئے تفریح پارک میں ہوا۔ بی بی سی کے مطابق دھماکہ میں 2۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں تاہم اے ایف پی کے مطابق آگ بجھانے والے حکام کے مطابق مرنے والوں کی تعداد 150 اور 200 کے درمیان ہے فوری طور پر یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ دھماکہ کس چیز کا تھا۔

بقیہ صفحہ 1

آبادی 70 ہزار ہے جس میں سے 30 ہزار احمدی ہو چکے ہیں۔

دیگر مراکز دعوت الی اللہ حضرت صاحب نے فرمایا امریکہ میں ان مراکز کی تعداد 29 ہو گئی ہے۔ کینیڈا میں بڑے وسیع مراکز عطا ہوئے ہیں۔ جمیکا میں دعوت الی اللہ کا مرکز عطا ہوا ہے۔ ایشیائی ممالک میں ان کی تعداد 208 ہو چکی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد 560 ہو چکی ہے جبکہ 1984ء میں جب میں پاکستان سے آیا تھا اس وقت یہ تعداد صرف 287 تھی۔

مرکزی مربیان حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکزی مربیان کی تعداد اس وقت 891 ہے جبکہ بارہ سال پہلے یہ تعداد صرف 366 تھی۔

نئے احمدیوں کی تعداد حضرت صاحب نے فرمایا گزشتہ سال نئے احمدیوں کی تعداد 8 لاکھ سے کچھ زیادہ تھی۔ اگر خداتعالیٰ کے علم میں ہوا کہ ہم نئے آنے والوں کو سنبھال سکیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ تعداد دوگنی کر دے گا۔ اگر توفیق نہیں تو اس میں امر الٰہی کا بھی دخل ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ تعداد دگنی کیوں نہ ہوئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا گزشتہ سال جب 8 لاکھ نئے ہونے والے احمدیوں کا اعلان کیا گیا تو مخالفوں نے اسے ہمارا جھوٹ قرار دیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں 16 لاکھ نئے احمدیوں کا پھل عطا فرما دیا ہے۔

اس پر جلسہ گاہ میں موجود احمدی احباب نے جوش مسرت سے زبردست نعرے بلند کئے۔ جلسہ گاہ کا ماحول کئی منٹ تک والہانہ دینی نعروں سے گونجتا رہا۔ آخر حضرت صاحب نے اشارے سے احباب کو روکا اور فرمایا۔ جب مجھے اس سال 16 لاکھ 6 ہزار احمدیوں کی خبر ملی تو میرا دل چاہا کہ کوئی مخالف اٹھ کر کہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ تاکہ اگلے سال اللہ تعالیٰ 32 لاکھ عطا کر دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا افریقہ میں اس سال 10 لاکھ احمدی ہوئے۔ اس پر افریقین نمائندگان نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ افریقہ میں خداتعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد احمدی ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب تو ہر سال خداتعالیٰ کے فضل سے تعجب انگیز خبریں لے کر آئے گا۔

فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ حضرت صاحب نے فرمایا خداتعالیٰ جو خبریں عطا کرتا ہے ان کو پورا کرنے کی شواہد بھی خود مہیا فرماتا ہے۔ [illegible] سال قبل فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں احمدیت پھیلنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رویاء کے ذریعے خبر دی تھی۔ اس رویاء سے پہلے چار سالوں میں ان علاقوں میں صرف 53 ہزار 473 افراد احمدی ہوئے تھے۔ اس رویاء کے اگلے سال یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ 62 ہزار 227 ہو گئی ہے۔ اور پھر اس سے اگلے سال [illegible] یہ تعداد مزید بڑھ کر 3 لاکھ 88 ہزار 933 ہو گئی۔ اور اب اس سال اس تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور اس سال فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں احمدی ہونے والوں کی تعداد 7 لاکھ 35 ہزار 38 ہے۔

گویا کہ اس رویاء کے بعد سے اب تک 13 لاکھ 4 ہزار 198 بیعتیں فرانسیسی زبان بولنے والے علاقوں (جن کو فرینکوفون کہا جاتا ہے) میں ہو چکی ہیں۔

سینیگال میں احمدیت کی شاندار ترقی حضرت صاحب نے فرمایا ڈاکار سینیگال کے دارالحکومت کا نام ہے۔ کسی وقت اس ملک کا نام مالی تھا۔ مالی اور سینیگال کی متحدہ حکومت بے حد امیر تھی۔ پھر مالی الگ ہو گیا۔ تو اس کی اہمیت کچھ نہ رہی متحدہ ملک کی صورت میں ٹمبکٹو ان کا دارالحکومت تھا۔ اب سینیگال بہت اہمیت کا ملک ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک رات (1992ء میں) ساری رات مسلسل میرے منہ پر ڈاکار' ڈاکار کا لفظ جاری ہوا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات تھی۔ صبح اٹھ کر پتہ کروایا تو پتہ چلا کہ ڈاکار سینیگال کے دارالحکومت کا نام ہے۔ چنانچہ ڈاکار کی طرف توجہ کی گئی۔ اس وقت وہاں پر احمدیوں کی تعداد صرف 5 ہزار 330 تھی۔ اس کے بعد تین سالوں میں سینیگال میں 3 لاکھ [illegible] احمدیوں کا اضافہ ہوا۔ اس وقت اس جلسہ میں 5 احمدی ارکان پارلیمنٹ بھی موجود ہیں جن میں ایک ڈپٹی سپیکر ہیں۔ حضرت صاحب نے ڈپٹی سپیکر صاحب کو بلایا جنہوں نے آکر فرانسیسی زبان میں تقریر کی اور کہا کہ گزشتہ سال سینیگال سے صرف 4 ممبران پارلیمنٹ احمدی تھے۔ آج خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے 28 ممبران پارلیمنٹ احمدی ہیں۔ جن کے پاس اعلیٰ عہدے بھی ہیں۔ ان میں سے (ڈپٹی سپیکر کے علاوہ) تین احمدی اسمبلی میں سیکرٹریز ہیں 8 ممبران پارلیمنٹ کے اسمبلی ہاؤس میں دفاتر ہیں۔

ڈپٹی سپیکر صاحب نے اظہار فرمایا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضرت صاحب ہمارے پاس تشریف لائیں اور سارا سینیگال احمدی ہو جائے۔

سیرالیون اور غانا میں احمدیت کی کامیابیاں حضرت صاحب نے سیرالیون کے امیر اور مشنری انچارج صاحب کو بلایا جنہوں نے بتایا کہ اس سال سیرالیون کی بیعتوں کی تعداد 2 لاکھ 60 ہزار رہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا غانا ایک بہت ہی پیارا ملک ہے یہاں پر اس سال ہونے والی بیعتوں کی تعداد دو لاکھ 26 ہزار ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے غانا کے تین پیراماؤنٹ چیفس کو مائیک پر بلایا جنہوں نے مختصر تقاریر کیں۔ ایک چیف نے بتایا کہ میں 70 دیہات کا مالک ہوں جن میں سے 50 احمدی ہو چکے ہیں۔ یہ خود 1993 میں احمدی ہوئے ایک اور پیراماؤنٹ چیف بیولانا صاحب 180 دیہات کے مالک ہیں جن میں سے قریباً نصف احمدی ہو چکے ہیں۔ یہ 1946ء میں اس وقت احمدی ہوئے جب یہ سکول میں طالب علم تھے۔ تیسرے ڈویژنل چیف ہیں جو 1995ء میں احمدی ہوئے۔

یوسف احمد عدوسی صاحب کا تذکرہ حضرت صاحب نے غانا کے ایک مخلص احمدی مکرم یوسف احمد عدوسی صاحب کا ذکر فرمایا۔ یہ بطور معلم جماعتی خدمت کرتے تھے لیکن ان کی ٹانگ کی ہڈی میں ایسی تکلیف ہوئی کہ کام جاری نہ رکھ سکے۔ ان کی حالت کافی خطرناک ہوئی۔ علاج کے لئے ان کو لندن لایا گیا۔ پھر امریکہ بھجوایا گیا۔ مگر احمدی ڈاکٹر مکرم حمیدالرحمٰن صاحب نے بھی مایوسی کا اظہار فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے بھی دوا دی ان کے لئے خاص دعا بھی کی اللہ نے معجزانہ فضل فرمایا ان کو کامل شفا ہو گئی اب یہ سارے غانا میں دعوت الی اللہ کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ انکو اللہ نے ایک ایسی جڑی بوٹی کا علم دیا جس سے ان کی مالی حالت کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ کہاں ایک معلم کی معمولی تنخواہ پر گزارا اور کہاں یہ کہ آج غانا میں دعوت الی اللہ کی بڑی بڑی مہمات کا خرچہ خود اٹھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میرا کسی کو بتائیں نہیں۔

حضرت صاحب نے ان کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کی۔ غانا کے پیراماؤنٹ چیفس کی تقاریر کے دوران غانا نژاد احمدی مربی مکرم جبرئیل سعید صاحب ساتھ ساتھ ان کی تقاریر کی وضاحت کرتے رہے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ اٹلانٹا (امریکہ) کے سینٹینل پارک میں ہفتہ کے روز ایک زوردار بم دھماکہ ہوا جس سے کئی افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ حفاظتی حصار میں بم دھماکہ کے وقت ہزاروں افراد میوزیکل شو دیکھ رہے تھے۔ بم سٹیج کے قریب پھٹا۔ درجنوں افراد خون میں نہا گئے۔ ہجوم میں بھگدڑ مچ گئی۔ دھماکہ کے بعد افراتفری میں لوگوں نے اپنے ساتھیوں کی تلاش میں دوبارہ پارک میں گھسنے کی کوشش کی۔ روکنے والوں کے لئے پولیس آنسو گیس کے گولے پھینکتی رہی اور انہیں گرفتار کرتی رہی۔ علاقے کو سیل کر دیا گیا۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ بم سے شعلے نکلے اور پھر یہ بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔ ایک کیمرہ مین نے بتایا کہ دھماکے سے دو منٹ قبل سیکیورٹی والوں نے بم کی موجودگی کی اطلاع دے کر لوگوں کو وہاں سے جانے کو کہا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ امریکی طیارے کی تباہی کے بعد دس روز کے اندر دہشت گردی کا یہ دوسرا واقعہ رونما ہوا ہے۔ پولیس اور امدادی ٹیموں نے زخمیوں کو پہنچانے کا کام جاری رکھا۔ امریکی خفیہ ادارے ایف بی آئی نے بھی تصدیق کر دی کہ دھماکہ بم پھٹنے کے باعث ہوا ہے۔

○ ایک عینی شاہد نے بتایا ہے کہ اٹلانٹا کے بم دھماکے کے بعد اس نے کم از کم 12 لاشیں دیکھیں۔ اولمپک تنظیم نے کہا ہے کہ اولمپک کھیلیں جاری رہیں گی۔ جس جگہ دھماکہ ہوا وہاں تیس ہزار افراد رقص و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ یہ پارک اولمپک سٹیڈیم سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ دھماکے کے بعد شہر بھر میں زخمیوں کی ایمبولینسیں بھاگتی دوڑتی رہیں۔ ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے۔ اولمپک گیمز 21 جولائی کو شروع ہوئی تھیں اور 5- اگست تک جاری رہیں گی۔ حفاظتی اقدامات کے طور پر ہزاروں افراد باہر سے منگوا کر تعینات کئے گئے تھے۔ یہ حتمی طور پر پتہ نہیں چل سکا کہ دھماکہ کس چیز کا تھا۔ کچھ عینی شاہدین اسے بم دھماکہ قرار دے رہے ہیں بعض کے مطابق یہ میوزک ایمپلی فائر پھٹنے سے یا ٹرانسفارمر پھٹنے سے ہوا۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی کے سیکٹر انچارج سمیت دو عہدیدار فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ تین عہدیدار علاقہ کا دورہ کر کے دفتر واپس جا رہے تھے کہ نقاب پوشوں نے ان کی کار پر فائرنگ کر دی۔ تیسرا عہدیدار شدید زخمی ہو گیا۔ علاقے میں اس واقعہ کے بعد سخت کشیدگی پھیل گئی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے انتظامیہ اور پولیس کے اختیارات خود سنبھال لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "اب بدمعاش رہیں گے یا شریف" جتنے دھماکے، ڈکیتیاں، چوریاں، خواتین سے زیادتیاں ہونی تھیں ہو چکیں اب گرینڈ آپریشن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیر اعلیٰ نہیں عوام کا خادم ہوں۔ ہر آپریشن کی نگرانی خود کروں گا بدمعاشوں، دھماکے کرنے والوں اور رشوت خوروں کے لئے زمین تنگ کر دوں گا۔ کسی کلمہ گو کے قتل کی معافی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے کہا کہ میں بددیانت نہیں۔ ایک پیسے کی ہیرا پھیری نہیں ہونے دوں گا۔

○ ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے موقر جریدے اکانومسٹ نے لکھا ہے کہ دہشت گردی ہوتے ہی امریکہ اسلامی تحریکوں پر الزام تراشی شروع کر دیتا ہے۔ مغرب اسلام کو بڑا خطرہ سمجھتا ہے۔ سیکولر ترکی میں اسلامی جماعت کی حکومت سے اعتدال پسند اسلام کا تجربہ اہم ہے۔

○ اٹلانٹا میں اولمپک سٹی کی حفاظت کے لئے 35 ہزار کی نفری تعینات کی گئی تھی۔ 227 ملین ڈالر خرچ کئے۔ دھماکہ کرنے والوں نے بھی پھر بھی کام دکھا دیا۔

○ اپوزیشن کی طرف سے عوامی مارچ کی کال کے بعد گرفتاریاں شروع کر دی گئیں۔ مسلم لیگ (ن) کے چار رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں مسلم لیگ (ن) لاہور کے جنرل سیکرٹری اور میڈیا سیل کے انچارج پرویز رشید اور دیگر افراد شامل ہیں۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اداروں کو مستحکم بنانے کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہے۔

○ پبلک کاؤنٹس کمیٹی نے تجویز پیش کی ہے کہ محکمہ خوراک کو پرائیویٹائز کر دیا جائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ مذاکرات کا وقت گزر گیا ہے۔ حکومت کے دھڑن تختے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ اگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط ہوئے تو قوم بھرپور مزاحمت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آخرت میں نمازیں ہی صدر کے کام نہیں آئیں گی۔ مجرمانہ غفلت کا بھی پوچھا جائے گا۔

۱۹۹۱ء سے معروف حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مرض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
علامات: مُردہ بچے پیدا ہونا، اسقاط کا نقصان، حمل نہ ہونا، لڑکیوں کا زندہ رہنا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
چشتی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-864534، 0431-219966

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کے لئے
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات: دارالیمن وسطی صبح 8 تا 10 بجے
رحمت بازار صبح 10 تا 1 بجے، شام 4½ تا 9 بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون رہائش: 211186

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن، (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

بچوں کیلئے مفید و موثر ادویات
بے بی ٹانک: بچوں کی کمزوری سوکھا پن، دستوں اور دانت نکلنے کی تکالیف کیلئے قیمت: Rs.20/-
مٹی چھوڑ کورس: بچوں میں کیلشیم کی کمی کو دور کرتا اور مٹی کھانے کی عادت کو چھڑواتا ہے قیمت: Rs 35/-
بے بی گروتھ کورس: کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے مفید کورس قیمت: RS 45/-
چھوٹا قد کورس: قد چھوٹا ہونا۔ بونا پن۔ بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے قیمت 120/-
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار۔ ربوہ
اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے طلب کریں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
برانچ کلینک: 606 سیلز آفس: 211283